إن هٰذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا

آداب السالک

از تصنیف لطیف سلطان الاولیا برہان الاصفیا رئیس المحققین امام الاکملین اعنی
اعلحضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد رحیم بخش صاحب الملقب بمحمد مسعود شاہ صاحب دہلوی نور اللہ مضجعہٗ

مع ضمیمہ

از تصنیف انیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولٰنا و مرشدنا حاجی شاہ محمد
رکن الدین صاحب نقشبندی مجددی مسعودی الوری رحمتہ اللہ علیہ

باجازت

حضرت مخدومنا مولانا و مقتدانا الحاج مفتی شاہ محمد محمود صاحب دام اللہ فیوضہم
و برکاتہم جانشین اعلحضرت الوری رحمتہ اللہ علیہ

قیام شریف

آزاد میدان میرآباد نزد جامع مسجد حیدر آباد سندھ

... مکرم قاضی مشتاق احمد، اسپتال روڈ کراچی

(باب الاسلام پریس کراچی)

التماس

الطریق کلہٗ ادبٌ کی حقیقت نے عصر حاضر کے انقلابی حالات میں جسقدر اہمیت حاصل کی ہے محتاج بیان نہیں۔

"ادب" کو قرن سعادت سے ابتک حقیقی اسلامی روحانی زندگی میں اساس کا درجہ حاصل رہا ہے۔ کتب سیر و احادیث شاہد ہیں کہ از اول تا آخر جن بزرگوں کو جو کچھ ملا وہ ادب کی بدولت حاصل ہوا۔ آج بھی طالبان حق "و سالکان راہ" کیلئے ادب کو وہی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

حقیقی باطنی ترقی و استقامت کیلئے اس بحر ظلمات میں ادب ایک محفوظ سفینہ ہے اور دولت سینہ بہ سینہ حاصل کرنیکے لئے بڑا مقبول زینہ۔

غرضیکہ بندہ بننے اور مقصد زندگی حاصل کرنے اور عروس کامرانی سے ہمکنار ہونیکے لئے زیور ادب سے آراستہ ہونا بدیہی اور لازمی امر ہے۔

بحالاتِ موجودہ۔ اسباب غفلت کی فراوانی ہمتیں متأثر کر رہی ہے۔ ذوق مکدر ہو رہا ہے شیخ وقت کی صحبت شریفہ جو سراسر کیمیا ہے کا حقہٗ حاصل ہونا دشوار تر ہو رہا ہے۔

معنوی صحبت اور استفادہ آداب طریقت بجا لانے پر منحصر ہے۔ آداب سے اوّلاً واقفیت ضروری ہے۔ اس کے بعد عمل پیرا ہونیکی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

ہمارا سرمایۂ آداب بظاہر مختصر مگر با معانِ نظر کوزہ میں سمندر ہے۔ یعنی رسالۂ شریفہ المسمٰی بہ آداب سالک مصنفہ قطب فلک العرفاں مرشد الانس والجان افضل الکملا تاج الاولیاً

حضرت خواجہ محمد مسعود صاحب دہلوی روّح اللہ روحہٗ۔ معہ ضمیمہ عظیمہ مرقومہ قدوۂ اصحاب تحقیق زبدۂ ارباب تدقیق اعلیٰ حضرت مولانا ومرشدنا حاجی شاہ محمد رکن الدین صاحب الوری نور اللہ مضجعہٗ۔ چونکہ قریب قریب نایاب ہوگیا ہے اس لئے خواس احقر اور احباب کی ضروریات محرک اور داعی ہوئیں کہ مسند آرائے انجمن ہدایت زینت افزائے مسند مشیخت مقبول بارگاہ رب ودود حضرت مولٰنا ومقتدانا الحاج مفتی شاہ محمد محمود صاحب دام اللہ فیوضہم وبرکاتہم جانشین اعلیٰحضرت الوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت میں بار دگر طبع کرائے جانیکی درخواست پیش کروں۔ چنانچہ الحمدللہ کہ حضرت ممدوح الشان نے ازراہ ذرہ نوازی اجازت طبع مرحمت فرمائی۔

اکثر برادران طریقت کی فرمائش کے مطابق شجرۂ شریفہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بھی درج کیا جانا ضروری ہوا تو حسب مشورہ طریقت مآب مکرم ومعظم جناب منشی اخلاق احمد صاحب وہ شجرۂ شریفہ شامل طبع کیا جانا مناسب معلوم ہوا۔ جس کو حضرت مولٰنا سید ارشاد علی صاحب الوری مرحوم نے منظوم فرمایا تھا۔ جو ہمارے اعلیٰ حضرت الوری رحمۃ اللہ علیہ کے مجاز تھے۔

خاکپائے بزرگان

احقر العباد حکیم قاضی مشتاق احمد غفرلہٗ

Marfat.com

آدابِ سالک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان من طین وجعل من اشرف المخلوقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۵

اما بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر محمد مسعود نے یہ چند آداب اور نصایح جو کہ سالکان طریقت وحقیقت کو بکار آمد ہیں بحسب خواہش بعض یاران اپنے کے دو فصلوں میں تحریر کیں فصل اوّل میں وہ طریقہ جو کہ سالک کو ابتدا میں بکار آمد ہیں اور فصل دوسری میں وہ آداب جو کہ مرید کو بہ نسبت پیر برتنے چاہییں واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین۔ **فصل اوّل طریقہ اوّل** سالک جب یادِ خدا میں مشغول ہوا چاہے تو پہلے اس کو لازم ہے کہ خلقت کی صحبت سے بھاگے اور تعلقات دنیاوی سے دور رہے اور صدق دل اور اخلاصِ نیت سے متوجہ ہو کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو کہ الاعمال بالنیات حدیث نبوی ہے **طریقہ دوم** وقت پرہیز کرنے مخلوقات کے یہ جانے کہ میں اپنے سر کو اُن سے چھپاتا ہوں یہ اپنے دل میں گمان نکرے کہ ان سے بہتر ہوں **طریقہ سوم** سالک کو لازم ہے کہ وقت سلوک طالب عرفان اور قرب باری تعالیٰ کا رہے یہ خیال نکرے کہ مجکو اللہ تعالیٰ مرتبہ غوث یا قطب کا عطا کرے یا تمام مخلوقات

Marfat.com

میری معتقد ہو طریقہ چہارم نامرادی کو نسبت مرادی کے دوست رکھے اور عاجزی اور خواری کو اپنا لباس جانے، اور غرور اور تکبر اور خودی سے دور رہے اور ذلیل جانے مخلوقات کے سے غمگین نہو بلکہ خوش ہو۔ اللھم احینی مسکینا حدیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ہے طریقہ پنجم اگر کچھ تھوڑا سا بھی ذخیرہ دنیا میسر ہو تو فقیروں اور مسکینوں کو دیوے اور احسان اپنے پر لیوے طریقہ (٦) کوئی امر مثل اچھے کھانے یا پینے یا سونے یا تماشا دیکھنے یا کھیلنے ٹھٹھے وغیرہ کے عمل میں نہ لاوے، سکوت کو اختیار کرے اور ظاہر میں شرع کی حد پر قائم رہے اور عبادت کو ترک نہ کرے کہ عبادت کرنے سے قوت پیدا ہوتی ہے طریقہ (٧) کسی وقت اپنی خوش گزرانی سے خوش اور تنگی سے دل تنگ نہو اور اپنے تئیں ہمیشہ اور ہر لحظہ بھرا ہوا طلب کا رکھے۔ طریقہ (٨) متقدمین اہل طریقت کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے چنانچہ حدیث شریف اذکروا الاموات بحسن الظن وارد ہے طریقہ (٩) سننے راگ اور باجے اور گانے سے بچتا رہے اور فقط دل کو کلام الٰہی سے یا اشعار توحیدیہ کے سننے کی طرف لگاوے کہ اس سے روح خوش ہوتی ہے اور اس کے باعث سے وجد حقیقی پیدا ہوتا ہے اور تحقیق وجد کی مفصلاً رسالہ وجد میں بیان کی گئی ہے۔ جو چاہے دیکھ لے۔ طریقہ (١٠) دل اپنے کو تمام کاموں دنیاوی سے پھیر کر خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے اور جو شے عزیز ہو اس کو خدا کی راہ میں فدا کرے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون آیہ کریمہ ہے اور حُب ماسوی کو اپنے دل میں راہ نہ دیوے تاکہ حلاوت ایمان کی پیدا ہو اور مخلوقات کو خالصاً للہ دوست رکھے۔ کوئی غرض دنیاوی درمیان میں نہ لاوے ثلث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان الخ

Marfat.com

طریقہ (۱۱) خلقت کی تعریف کرنے سے اور نیک کہنے سے خوش اور مغرور نہو کہ
ریا ہے اور شرکِ اخفا ہے جیسا کہ شان نزول اس آیۃ کا دلالت کرتا ہے ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا **طریقہ (۱۲)** اگر کوئی برائی نفس سے پیدا ہو تو سخت عذاب اس پر
کرے کہ آئندہ پھر ایسی حرکت اس سے ظاہر میں نہ آوے **طریقہ (۱۳)** اگر اثنا
سلوک میں خویش اور اقارب دوست اور احباب سالک سے پھر جاویں تو کچھ
ان کی طرف التفات نہ کرے اور نہ اپنے دل میں کسی طرح کا میل لاوے بلکہ
تواضع زیادہ کرتا رہے **طریقہ ۱۴** سالک کو لازم ہے کہ قضا اور قدر پر راضی و شاکر رہے اور
کسی طرح کی غرض اور طمع دل میں نہ رکھے اور دوستوں کے خوش ہونے سے شاد اور
دشمنوں کے جلنے سے دل تنگ نہ ہو **طریقہ ۱۵** عاجزی اور بیچارگی میں اپنی عزت اور توقیر جانے
اور ظاہر کی خرابی میں باطن کی آبادانی ڈھونڈے **طریقہ ۱۶** ظلم ظالم کے سے صبر کرے اور
اس کے بدلہ لینے میں کوشش نہ کرے اور دشمنوں کو دوست جانے **طریقہ ۱۷** دو نصیحت
کرنے کو لازم پکڑے ایک تو اپنے نفس کو اور دوسرے دوستوں کو نہایت کوشش سے فہمائش
کرے **طریقہ ۱۸** جب تک بھوک خوب نہ لگے کھانا نہ کھاوے اور جبتک نیند کا خوب غلبہ
نہو نہ سووے اور سوائے ذکر حق یا کلام انبیاء و اولیا کے زبان کو نہ ہلاوے **طریقہ ۱۹**
اپنی عبادت اور راہِ نیک پر آپ کو تعریف نہ کرے اور ہمیشہ فقرا اور بزرگان دین کی
خدمت میں مشغول رہے **طریقہ ۲۰** آرزومند کرامت اور خرق عادت کا نہو اگر کوئی
کرامت اس سے صادر ہو تو اس کو ظاہر نہ کرے اور اگر لوگ اسکو کہیں بھی کہ یہ کرامت تجھسے
ہوئی ہے تو انکار کرے اور ہمیشہ مکر اور حیلہ سے شیطان کے بچتا رہے کہ ہر وقت
تاک میں لگا ہوا ہے۔ **طریقہ ۲۱** سالک کو لازم ہے کہ اپنی بزرگی فقرا کی صحبت

Marfat.com

میں سمجھے اور دولتمندوں سے دور رہے اور مدام ذکر یاد میں مشغول رہے۔ ایک تو یاد الٰہی کرتا رہے اور دوسرے یاد موت کو پہونچانے والی طرف حق کے ہے **طریقہ ۲۲** سالک کو لازم ہے کہ جس طرح ہو علم سے فائدہ اٹھاوے اور جاہل اور نااہل کی صحبت سے بچے **طریقہ ۲۳**۔ اگر نماز نافلہ یاد اور استغراق الٰہی میں مخل ہو تو نہ پڑھے **طریقہ ۲۴** شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھے **طریقہ ۲۵** جس گروہ میں ہو اسمیں اپنے کو ہر کسی سے کمتر جانے **طریقہ ۲۶**۔ تمام خصلتوں سے خلق نیک کو بہتر جانے اور حلم اور تواضع بہت کرتا رہے **طریقہ ۲۷**۔ جو دیکھے اور سُنے سوائے حق کے اور کچھ نہ جانے کیونکہ سب اشیاء میں اسی کی قدرت جلوہ گر ہے **طریقہ ۲۸**۔ اپنے کو ناچیز اور نابود جانے اور خدائے تعالیٰ کو ہر جا موجود **طریقہ ۲۹**۔ تمام نیک بختیاں ریاضت اور مجاہدہ اور محاسبہ اور مراقبہ میں جانے **طریقہ ۳۰**۔ ہر ساعت ہر لحظہ ذکر نیک اور درود اور یاد الٰہی اور حفظ کرنے وقتوں میں مشغول رہے اور کسی وقت بیکار نہ بیٹھے یہاں تک کوشش کرے کہ فنا مطلق پیدا ہو **طریقہ ۳۱** سالک کو لازم ہے کہ اول لقمہ حرام سے بچے اور بہت پکار کر کلام نہ کرے ان انکر الاصوات لصوت الحمیر **طریقہ ۳۲**۔ کسی بندہ کو کسی طرح کی ایذا نہ دے **طریقہ ۳۳**۔ سالک کو لازم ہے کہ صحت اور فراغت کو غنیمت جانے اور دنیا کو مرے ہوئے بچہ بکری سے زیادہ حقیر و ذلیل جانے اور قیام دنیا کو مثل ٹھہرنے مسافر زیر درخت کے سمجھے **طریقہ ۳۴** سالک کو لازم ہے کہ جو مقدر ہے اس پر شاکر و صابر رہے اور حریص نہ ہو۔ **طریقہ ۳۵**۔ سالک کو چاہیئے کہ سیر ہو کر نہ کھاوے تہائی شکم کھاوے **طریقہ ۳۶**۔ سالک کو چاہیئے کہ جھوٹ نہ بولے سوائے صدق کے کلام نہ کرے اور دل کو خطرات ماسوائے بچاوے **طریقہ ۳۷** سالک

Marfat.com

کو لازم ہے کہ سوال کرنے سے بہت بچے۔ کسی طرح کا کسی سے سوال نہ کرے۔ اشارتاً ہو یا کنایتاً ہو سب کار حق تعالیٰ کے سپرد کرے فقر کو اپنا فخر سمجھے کہ سلوک بغیر فقر کے تمام نہیں ہوتا۔ اور تنگی مثل فاقہ وغیرہ کے کسی پر ظاہر نہ کرے اگرچہ دوست ہی کیوں نہ ہو۔ **طریقہ ۳۸** تمام امیدوں کو منقطع کرکے ایک ہی امید رکھے۔ یعنی لقائے باری تعالیٰ **طریقہ ۳۹** کینہ اور بغض اور رشک سے اپنے دل کو صاف رکھے کسی کی نعمت کا زوال نہ چاہے۔ اپنے مومن بھائی سے دوستی و محبت سے پیش آوے خصوصاً یارانِ طریقت سے **طریقہ ۴۰** امانت میں خیانت نہ کرے اور بے فائدہ اور بیہودہ کلام نہ کرے۔ اور خود بینی اور عیب جوئی کو اپنے میں دخل نہ دیوے ؀

دوسری فصل

ان آدابوں کے بیان میں جو مرید کو مرشد سے کرنے چاہئیں

ادب اول۔ مرید کو لازم ہے کہ قومیت و رسمیت و پیشہ وغیرہ ظاہری مرشد پر نظر نہ کرے اور وہ نعمت اور فیضان کہ جو اللہ تعالیٰ نے اسکو عنایت کیا ہے اُسپر خیال کرکر ہادی و وسیلہ معرفت او سبحانہ تعالیٰ کا قرار دے اور ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر حال میں اخلاص مند اور صاحب اعتقاد و طالب رضا مرشد کا رہے تاکہ مقصد اصلی کو پہنچے، نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب دوم۔ پیر کو حقیر نہ جانے اگرچہ ظاہر میں کچھ حشمت و شوکتِ دنیوی اور اہلیت ظاہری نہ ہو بلکہ غنی آخرت اور بادشاہ معرفت کا جانے اور کسی شخص کو اُس زمانہ میں سے بزرگ زیادہ و فاضل زیادہ اپنے پیر سے نہ جانے اور کمال

Marfat.com

صدق یقین سے تابعدار اس کا ہوتا کہ شعلہ معرفت نور اس کے کا دل پر چمکے اور حقائق اور اسرار الٰہی سے مطلع ہو نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب ۳ کوئی کلمہ خفت اور سب کی کاؤ ناپسندیدہ پیر کے حق میں نہ کہے اور نسبت نقص وخامی کی اس کی طرف نہ کرے اگرچہ عرفان اس کے بے کچھ سمجھ میں نہ آوے کیونکہ استعداد طالبوں کی مختلف ہے بعضے مناسب حال پیر کے بے رکھتے ہیں اور بعضے کچھ مناسب نہیں رکھتے لازم کہ اس کو بھرا ہوا نعمت اور دولت کا جانے اور اپنے کو عدم فہمی اور بے نصیبی کی طرف نسبت دے۔

ادب ۴ مرشد سے کلام کوتہ مختصر ضروری ساتھ آہستگی و نرمی اور ادب سے کہوے بلند آواز و قصہ دراز نہ کہوے۔ اور جو کچھ مرشد کہوے خوب غور سے سنے اور تامل کرے تاکہ نکات حقیقت کے دل پر کھلیں۔

ادب ۵ وقت اٹھنے اور بیٹھنے کے پشت اس کی طرف نہ کرے تاکہ قابل فیوض و رحمت الٰہی کے ہو اور عبادت ظاہری پر استقامت پیدا ہو۔

ادب ۶ مقام نشست گاہ مرشد پر نہ بیٹھے اور جو آداب روبرو بجالاتا ہے وہی پیچھے بھی بجالاوے تاکہ خودی پیدا نہ ہو اور اسرار عجائب و غرائب کشادہ ہوں۔

ادب ۷ اس کے سایہ پر قدم نہ رکھے تاکہ دل کشادہ ہو حضور میں دو زانو ہو کر باادب مثل عاجزوں و بیکسوں کے بیٹھے اور ادھر اُدھر نہ دیکھے تاکہ فیضان الٰہی کا سماں دیکھے۔

ادب ۸ اس کی طرف پاؤں نہ کرے کیا زندہ ہو کیا انتقال کر گیا ہو۔ اور بعد انتقال کے بھی وہی آداب بجالاوے جو کہ بحضور کرتا تھا کہ دولت سرمدی حاصل ہو۔ اور صفت جمال کے جلوے کرے۔

Marfat.com

ادب ۹ یقین کامل رکھے کسی طرح کا شک و شبہ اسپر نہ لاوے اور تمام قول و فعل اس کو راست اور صواب جانے اور اگر اتفاقاً بسبب نفس اور شیطان کے کچھ وسوسہ بھی آوے تو اسی وقت دور کرے اور توبہ کرے اور قصہ حضرت خضر اور موسیٰ علیہ السلام کا یاد کرے تاکہ یقین کامل ہو اور راہ معرفت کی حاصل ہو۔

ادب ۱۰ صحبت اختیار کرے جو نکتہ معرفت کا اس سے سُنے اس میں فکر و غور کرے اس کو اپنی حالت سے مطابق کرے تاکہ بصیرت اور فہم زیادہ ہو۔ تحصیل علوم دنیاوی سے بھاگے تاکہ حضوری حق جل و علا پیدا ہو۔

ادب ۱۱ اس کی صحبت میں بغیر اذن و رضا کے کلام نہ کرے۔ اور بہمہ وجوہ متوجہ اسکی طرف ہو کر بیٹھا رہے۔ اور جو کچھ وہ کہوے اسکو خوب غور سے سُنے تاکہ صاحب شعور ہو اور معاملات عجیبہ و غیرہ ظاہر ہوں۔

ادب ۱۲ بروقت حضوری کے دائیں بائیں نہ دیکھے بلکہ منتظر اس کے فضل کا رہے تاکہ اس کی شفقت پیدا ہو اور فیض باطن سے فائدہ مند ہو۔

ادب ۱۳ آگے اس کے سر نیچا کئے ہوئے باادب بیٹھا رہے اور عاجزی اور غریبی کو کام میں لاوے تاکہ محل رحمت کا ہو اور نظر اس کی اس پر اثر کرے ورنہ کچھ فائدہ نہو گا۔

ادب ۱۴ کلام قدسی اس کا اچھی طرح سُنے تاکہ دل منور ہو اور علم و حلم اور ہوش زیادہ ہو۔

ادب ۱۵ آگے اس کے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے بلکہ اس کو نیک بختی ہمیشگی اور دولت سرمدی کے جانے تاکہ اس کی دولت سے بہرہ مند ہو۔

Marfat.com

ادب ۱۶ وقت کھڑا ہونے اس کے کے آپ بھی کھڑا ہو وقت بیٹھنے کے بیٹھے۔ نام اس کا نہ لے تاکہ صاحب مروت وصلاحیت ہو

ادب ۱۷ اس کی متابعت کرنے میں بہت کوشش کرے اور ظاہر و باطن اپنا تعلق اس سے رکھے تاکہ مناسبت اس کی ساتھ پیدا ہو کہ مناسبت اس کی مناسبت حق کی ہے۔

ادب ۱۸ جو کچھ اتفاقاً خلاف شرع اُس سے صادر ہو اس کی پیروی نہ کرے اور نہ اس پر اعتراض لاوے شاید کہ اس کی سمجھ میں نہ آوے یا کسی حالت میں حالتوں صوفیہ میں سے صادر ہوا ہو کہ اس صورت میں وہ معذور ہے یا طالب کی سمجھ میں شرع کے خلاف معلوم ہوا ہے اور دراصل وہ خلاف شرع نہیں ہے یا واسطے امتحان طالب کے اس سے سرزد ہوا ہے یا اور کوئی باعث ہوا ہو۔

ادب ۱۹ جو حالات مرشد کے اس کی استعداد سے عالی ہیں اور یہ اس مقام کو نہیں پہنچا ہے اس کی تقلید و پیروی کرنا نادرست ہے جبتک کہ اس مقام کو پہنچے۔ متابعت قولی کو تو ہرگز نہ چھوڑے کہ باعث ورود فیضان وخوشی کا ہے۔

ادب ۲۰ اس کی خدمت گزاری میں قصور نہ کرے اور نہ احسان اُسپر رکھے اور کسی طرح کی فضیلت اور فہم اپنا اس سے زیادہ خیال نہ کرے حسب ونسب اپنے پر بھی خیال نہ کرے اور اپنے کو مطلق فانی اور فدائی اتم اُس کا کرے تاکہ مرتبہ قبولیت کا حاصل ہو اور سعادت اس کی سے حصہ لیجاوے۔

ادب ۲۱ کام کرنے میں مزدوری نہ لیوے اور نہ ثواب اخروی کا خیال کرے تاکہ راہ اخلاص پیدا ہو۔

Marfat.com

ادب ۲۲ کوئی کام بغیر اذن اسکے کے نہ کرے اور طالب رضا اور خوشنودی کا ہو۔

ادب ۲۳ ملک و مال اسکے پر طمع نہ کرے تاکہ دل غنی ہو اور توفیق توکل کی ہو نہیں تو حرص و ہوا میں ڈوب جاویگا۔

ادب ۲۴ خویش و اقربا اسکی کو دوسری مخلوقات سے برتر اور بزرگ جانے اور ہمیشہ مخلص اور اعتقادمند انکا رہے تاکہ اہل فضل و عزت سے ہو۔

ادب ۲۵ اس کے دوستوں اور محبوں کو دوست اور عزیز رکھے اور بدگوئی اور دشمنوں اسکے سے بچتا رہے تاکہ صاحب استقامت ہو اور اپنے عقیدہ طریقہ پر ثابت قدم رہے تاکہ دولت سلوک سے راہ پاوے۔

ادب ۲۶ اس کے فرمودہ پر عمل کرتا رہے اور کسی حالت میں اس کو نہ چھوڑے اور ہمیشہ اس کی صحبت اور حضوری میں ثابت قدم رہے تاکہ راہ وصال کی میسر ہو۔ او علم الوہیت سے خبردار ہو۔

ادب ۲۷ اس کے شفقت اور مرحمت پر مغرور نہو اور ہیبت اور خوف سے دل کو خالی نہ کرے تاکہ فریب مین پڑے اور راہ راست سے نہ نکلے۔

ادب ۲۸ فہم برائی ظاہر اُس کے سے ملال خاطر نہ ہو یعنی جو کہ عقل ناقص طالب میں کوئی برائی اس کی طرف سے معلوم ہو تو اس سے ملال خاطر نہو اور بدل و جان اخلاص مند اس کا رہے تاکہ فریب شیطان سے بے خوف ہو اور کوئی ضلالت اور ہلاکت سے باہر آوے ورنہ کبھی اُس سے خلاص نہ ہوگا۔

ادب ۲۹ خدمت کرنے اور بزرگی اسکے سے انکار نہ کرے اور زبان گلہ اور طعن کی اسکے حق میں نہ کھولے اور خالص مخلص طالب اوسکے کمال کا ہو تاکہ راہ سلوک کی بخوبی طے ہو۔

Marfat.com

ادب ۳۰ آگے اور پیچھے اسکے یکساں رہے اور کسی طرح ریا کو دخل نہ دیوے تاکہ دولت سرمدی پاوے۔

ادب ۳۱ ظاہر و باطن اپنا ایک طرح پر رکھے اور کسی طرح کا فرق مابین دل اور زبان کے نہ لاوے۔ ہر حالت میں یکساں رہے تاکہ دل منور ہو اور اسرار او رحقائق میسر ہوں۔

ادب ۳۲ اس کی حضوری میں خیالِ فاسد اور وہم ناقص نہ لاوے۔ بلکہ اپنے دل کو سب کی طرف سے پھیر کر اوس کی طرف متوجہ کرے تاکہ دل محل نزول فیض الٰہی اور لایق مکاشفات غیبی کا ہو۔

ادب ۳۳ اس کی خدمت بقدر طاقت اور حوصلہ اپنے کے کرے تاکہ طبیعت پر ملال نہ آوے اور جو کچھ میسّر ہو مال و جان سے اسی کے روبرو پیش کرے تاکہ رضا اسکی اور راہ مقصد اصلی کے حاصل ہو۔

ادب ۳۴ اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو واسطے اللہ کے قبول کرے۔ کوئی خیال دنیوی دل میں نہ لاوے۔

ادب ۳۵ اپنا فخر علمی وکسبی اس کے آگے بیان نہ کرے تاکہ فرق سلوک میں نہ آوے اور طالب فوائد دنیاوی کا اس سے نہو تاکہ نعمت اسکی سے محروم نہ رہے

ادب ۳۶ جبکہ مرشد سے نسبت کسی طرح کی حاصل ہو جاوے تو اس کی محبت کو مغتنمات سے سمجھ کر کے دوسرے شخص کی طرف بغیر اذن اپنے مرشد کے رجوع نہ کرے۔ جبتک کہ اس کے فیض باطن سے فائدہ حاصل نہ کرلے اور کسی سے بیعت نہ کرے جب کسی سے بیعت کرنی چاہے تو چار اُمور کا ضرور لحاظ رکھے۔ اوّل اسکو صاحب نسبت کسی شیخ کا سے پالے دوم صاحب اِجازت بھی ہو۔ سوم اتباع

Marfat.com

شریعت کا بھی اس کو حاصل ہو۔ چہارم۔ سلسلہ طریقت اس کی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک واسطہ در واسطہ پہنچتا ہو۔ بیچ میں سے کہیں منقطع نہ ہو گیا ہو۔ اگر ان میں سے ایک بھی امر نہو گا تو طے راہ معرفت کے محال اور اس سے بیعت کرنی لا حاصل۔

ادب ۳۷ جبکہ مرشد حقیقی اس دار فنا سے دار بقا کو رحلت فرماوے تو بعد اس کے ہدیہ اور صدقہ اور ثواب تلاوت وغیرہ کا بروح پر فتوح اس کی پہنچاتا رہے تاکہ درخت اخلاص و محبت کا منقطع نہ ہو اور تعلق روحانی باقی رہے۔ ہذا ما علمنی ربی وعلم الصواب عند ربی وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ وسلم۔

Marfat.com

ضمیمہ ملحقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ والہ واصحابہ۔ **اما بعد**۔ جاننا چاہئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے دو عالم پیدا کئے ہیں ایک کا نام عالم خلق ہے دوسرے کا نام عالم امر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اپنے کلام معجز نظام کے اندر ارشاد فرمایا ہے اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی خبردار ہو جاؤ کہ اسی کے لئے خلق اور امر ہے برکت والا ہے اللہ جو عالموں کا پالنے والا ہے۔ عالم خلق فرش سے عرش تک ہے یہ عالم شکل وصورت جسم وجسمانیت رکھتا ہے۔ اس کی خلقت میں تدریج اور باہمی تقدیم وتاخیر ہے اور عالم امر عرش سے اوپر ہے یہ عالم شکل وصورت جسم وجسمانیت سے منزہ ہے۔ یہ عالم مجرد امر کن سے یکدم ظاہر ہوگیا۔ وہاں نہ تدریج ہے نہ تقدیم وتاخیر ان دونوں عالمونکو مرتبہ امکان سے تعبیر کیا ہے۔ دائرہ امکان کی شکل یہ ہے۔

دائرۂ امکان

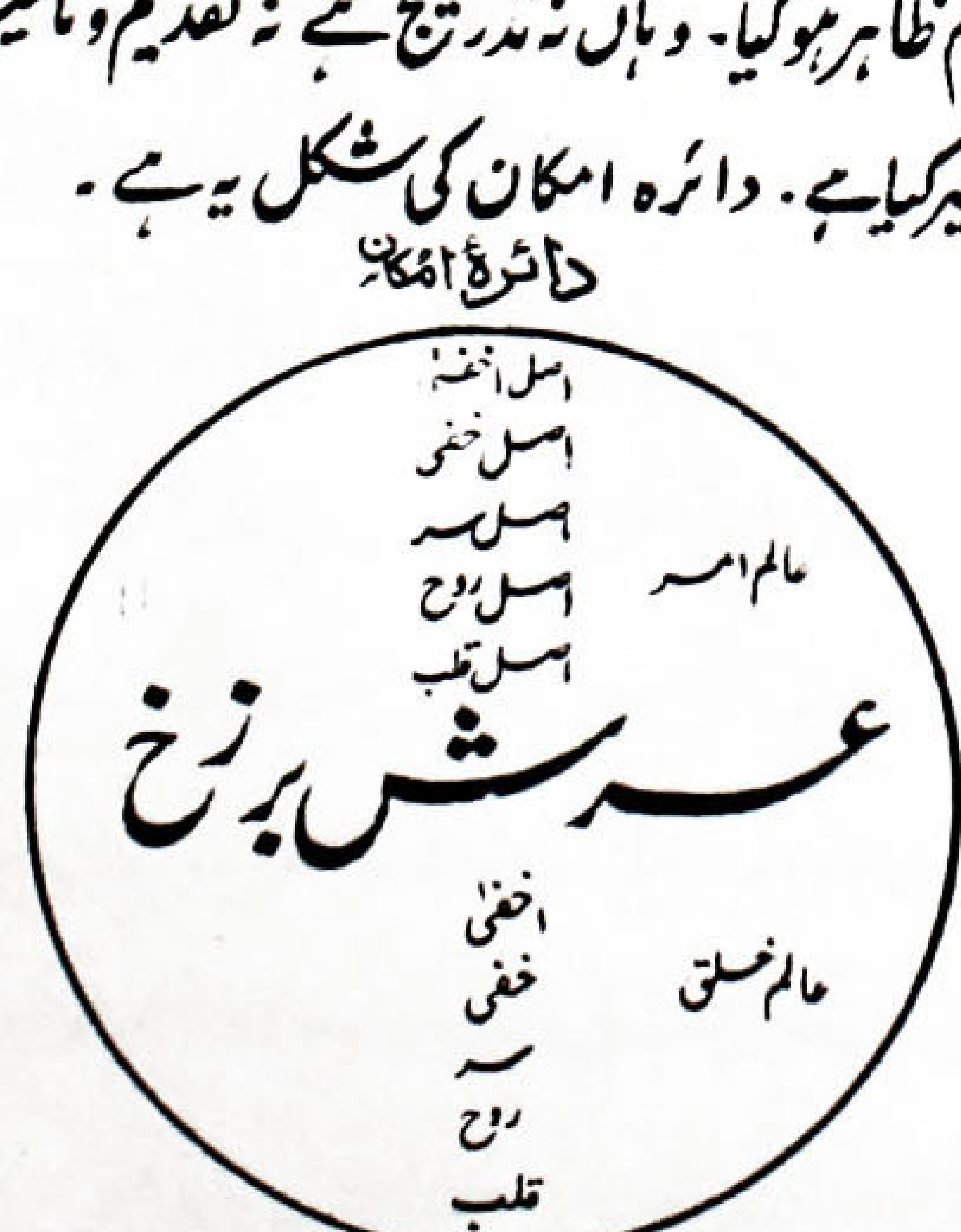

Marfat.com

حضرت انسان کہ جو سب سے پچھلی مخلوق ہے اس کا وجود مرکب ہے دونوں عالم کے اجزاء سے۔ جسم انسانی جو ظاہر ہے وہ تو مرکب ہے عالم خلق کے اجزا یعنی اربعہ عناصر اور نفس سے اور باطن اس کا مرکب ہے عالم امر کے لطائف سے۔ پس اس مجموعہ لطایف عشرہ عالم خلق اور عالم امر کو حضرت انسان کہتے ہیں اس کی شان میں اس کا خالق یوں فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ جسم انسان کے سینہ کے اندر لطائف عالم امر کے مقام اسطرح رکھے گئے ہیں۔ اول قلب ہے جسکی جگہ بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے سے ہے اس کے مقابلہ میں دائیں طرف دائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت مقام لطیفہ روح کا ہے۔ پھر بائیں پستان کے اوپر بفاصلہ دو انگشت لطیفہ سر کی جگہ مقرر ہے، اسی کے مقابلہ میں دائیں پستان کے اوپر لطیفہ خفی کی جگہ ہے۔ وسط سینہ کے اندر مقام لطیفہ اخفی کا ہے اور ناف پر مقام لطیفہ نفس کا ہے بعض کے نزدیک پیشانی ہے۔ شکل اسکی اسطرح ہے

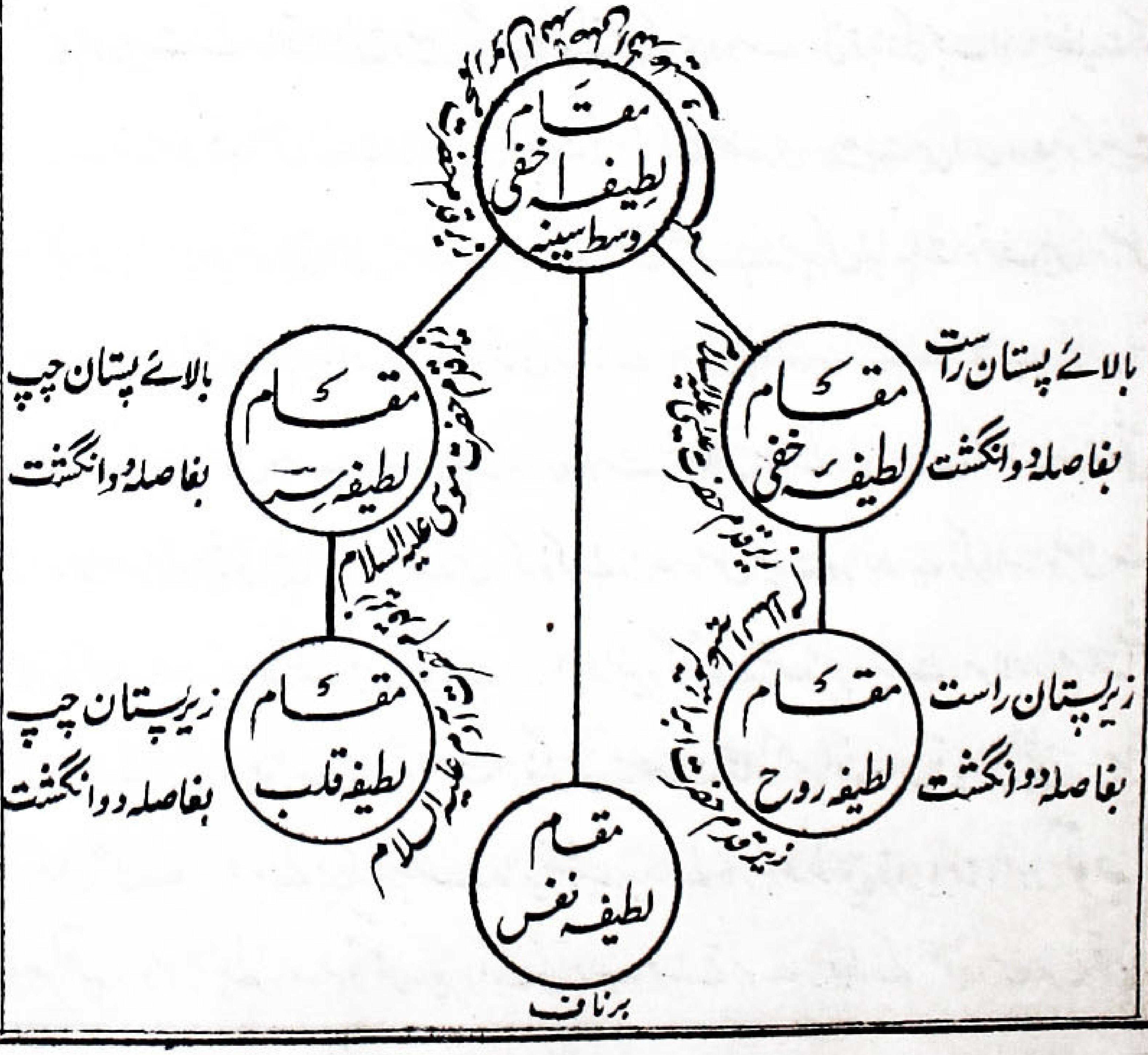

خاندان مجددیہ کا سلوک خواہ کسی سلسلہ میں داخل ہو بطریق نقشبندیہ جاری ہوتا ہے اور نسبت ہر ایک خاندان کی علیحدہ علیحدہ القا کی جاتی ہے تمام خاندان غیر نقشبندیہ اول قالب اور نفس سے سلوک شروع ہوتا ہے کہ جو مجاہدات جسمانی پر موقوف ہے یہی وجہ ہے جو دیگر سلاسل میں سیر بعید ہو گئی کہ جبتک ریاضت شاقہ مثل چلہ کشی و ذکر جہری و قلت منام و طعام وغیرہ سے اپنے قالب اور نفس کا تزکیہ نہیں کر لیتا ہے مورد انوار لطائف عالم امر نہیں ہوتا ہے اور سلسلہ نقشبندیہ کے اندر سیر عالم امر سے شروع ہونیکی وجہ سے آسانی ہو گئی عالم خلق کی سیر ضمناً طے ہو جاتی ہے ان حضرات کے یہاں اول تو شریعت غرائے محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔ کہ جو میانہ روی پر مبنی ہے اور نفس کشی اور اس کی اصلاح کیلئے تضع موضوع ہے اپنے ظاہر کو آراستہ رکھنا خصوصیت کیساتھ جزو طریقت گردانا گیا۔ اور باطن کی تنویر و اصلاح کا مدار تین باتوں پر قرار پایا۔ اول **رابطہ** دوسرے **ذکر** تیسرے **مراقبہ**۔ **رابطہ** شیخ کی محبت کو کمال تعظیم اور ہیبت کے ساتھ اسطرح دلمیں جگہ دینے کو کہتے ہیں کہ کسی دوسرے ولی زمانہ کی محبت اور افضلیت کو دل کے اندر اصلا گنجائش نہ رہے اور اس کی صورت کی حفاظت حضوری اور غیبت میں اس درجہ ہو کہ غیبت اور بیخودی ہو کر شہود و حضور حق اس پر منکشف ہو۔ یہ وہ اصل عظیم ہے کہ جسپر کل مجاہدات موقوف ہیں اور اصل رشد و ہدایت مشروط۔ جیسا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِبْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی اس کی طرف اول وسیلہ ڈھونڈو پھر مجاہدہ کرو بلاشبہ تم فلاح پاؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ذکر بے رابطہ موصل نیست و رابطہ بے ذکر البتہ موصل است یعنی ذکر بغیر رابطہ کے اللہ تک نہیں پہنچاتا ہے اور رابطہ بغیر ذکر کے اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مصرعہ " سایۂ رہبر بہ است از ذکر حق "۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی چشتی قدس سرہٗ کشکول کلیمی کے اندر فرماتے ہیں کہ در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بنائے کار بر سہ طریق قرار یافتہ۔ اول **توجہ و مراقبہ**۔ دوم **رابطہ**۔ سوم **ذکر**۔ پھر ہر ایک کی تعریف فرماتے ہوئے رابطہ کے متعلق اس طرح تحریر

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ طریق رابطہ اقرب طرق ونشا ظہور عجائب وغرائب است۔ یعنی رابطہ کا طریق سب طریقوں میں اقرب ہے اور عجیب وغریب باتوں کے ظہور کا منشا رہے۔ پس جبکہ یہ شے قربت خداوندی کے لئے موقوف اور مشروط ٹھہری تو سب سے اول اس کے آداب ظاہری وباطنی مرعی ہونے ضروری ہوئے کہ ادب بالذات متجلب قلوب ہے جو کچھ کسی نے حاصل کیا ادب سے کیا۔ مولانا روم فرماتے ہیں:۔

از ادب پر نور گشت است این فلک — از ادب معصوم و پاک آمد فلک

بے ادبی اور گستاخی باعث محرومی وردت ہے جیسا کہ ارشاد مولانا ہے:۔

ہرچہ بر تو آید از ظلمات و غم — آں ز بیباکی و گستاخی است ہم

بُد ز گستاخی کسوف آفتاب — شد عزازیلے ز جرات ردّ باب

پیش بینایاں کنی ترک ادب — نار دوزخ را ازاں گشتی حطب

اس بارہ میں رسالہ آداب سالک مصنفہ حضرت قبلہ رئیس العارفین مرشد مرشدان قطب دوران جامع شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت مولانا مرشدنا رحمۃ اللہ علیہ کافی وشافی ہے۔ جسکے پڑھنے اور عمل کرنے سے طالبان خدا کی کشود کار بے انتہا ہو جاتی ہے جزاہم اللہ عنا خیر الجزا۔ پس طالبان خدا پر واجب اور لازم ہے کہ اس رسالہ کو حرز جان بناویں اور بموجب تحریر رسالہ موصوف عمل پیرا ہو کر اپنے رب مجازی اور حقیقی کی خوشنودی اور قربت حاصل کریں۔ دوسری بات جس پر باطن کی تنویر و تصفیہ موقوف ہے ذکر ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ اول آنکھ اور منہ بند کر کے زبان کو تالوے لگا کر مقام قلب سے جسکا ذکر اوپر ہوا اسم ذات یعنی اللہ اللہ صرف خیال کیساتھ صمیم قلب سے نکالے یہ ذکر ذات جذبہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اور خطرات اور خواہشات نفسانی کے رفع کرنے اور لوازمات بشری کے اضمحلال کیلئے نفی اثبات کا ذکر بہت مفید ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ سانس زیر ناف بند کر کے زبان کو تالوے لگا کر خیال سے بلا حرکت کسی عضو کے لا کو ناف سے کھینچکر دماغ تک پہنچاوے اور اِلٰہ کو دماغ سے داہنے کندھے پر پہنچاوے

Marfat.com

اور اِلَّا اللّٰهُ کو داہنے کندھے سے دل پر مارے جب سانس تنگ ہو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر چھوڑ دے اس وقت معنی کلمۂ طیبہ کو بھی خیال کرے کہ میرا مقصود سوائے تیری ذات کے کچھ نہیں ہے۔ مبتدی مشاغل دنیاوی کا منہمک کم از کم ایک ہزار مرتبہ بعد نماز فجر و مغرب یا عشا ذکر اسم ذات کر لیا کرے اور ذکر نفی اثبات جسقدر چاہے کرے مگر عدد طاق کا لحاظ رکھے۔ جب قلب اسکا ذاکر ہو جاوے تو اپنے پیر سے عرض کرے پھر حسب ارشاد پیر اسی طرح مقام روح میں ذکر جاری کرے۔ علیٰ ہذا القیاس تمام لطائف خمسہ میں حسب اجازت پیر خود ذکر جاری کرتا ہے۔ جب پانچوں لطیفوں میں ذکر جاری ہو جاوے اور ذکر اس قدر غلبہ کرے کہ تمام جسم کے رگ و ریشہ کے اندر سرایت کر جاوے تو اب یہ سالک سلطان الاذکار کے شرف سے مشرف ہوا جب مقامات لطائف عالم خلق کے اندر بوجہ ملازمت ذکر خفیہ تزکیہ پیدا ہوا تو عالم امر کے لطائف کے انوار اپنے اپنے مقام پر ظہور فرماوینگے۔ ہر ایک لطیفہ عالم امر کے نور کا رنگ علیحدہ علیحدہ ہے۔ لطیفہ قلب کا نور برنگ **زرد** ہے اور لطیفہ روح کا نور **سُرخ** ہے اور لطیفہ سر کا نور **سفید** ہے اور لطیفہ خفی کا **سیاہ**۔ اور لطیفہ اخفیٰ کا **سبز** اور نفس کا بے رنگ۔ یہ انوار رنگ برنگ کے سالک کو بحالت مراقبہ نظر آتے ہیں اور سینہ کے اندر ہر ایک مقام مذکورۃ الصدر پر حرکت محسوس ہوتی ہے۔ اگر حرکت مقامات پر محسوس نہو تو اس کی طرف التفات بھی نہ کیا جاوے کہ یہ ضروری نہیں ہے۔ یا رنگ لطائف عالم امر معلوم نہو تو بھی مکدر نہو۔ مقصود اصلی لطائف کی توجہ و حضوری مذکور کی جانب ہے یہ توجہ اور حضوری خوارق و کرامات سے افضل و اعلیٰ ہے ہر ایک لطیفہ کی توجہ اور حضوری اور علم علیحدہ علیحدہ ہے جو کہ صحبت اور محنت پر موقوف ہے۔ جب حضوری ذکر کی وجہ سے پیدا ہو جاوے تو ذکر ترک کر دے اور مراقبات اور توجہات کے اندر حسب ارشاد پیر مرشد استغراق پیدا کرے۔ اس سے پیشتر ذاکرین اور عابدین کے گروہ میں داخل تھا اور گروہ عاشقین و عارفین کے اندر ہو گا۔ دونوں کی سیر کا فرق مولنا روم اسطرح فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

سیر ذاکر در شبے یک روزہ راہ　　　سیر عارف در دمے تا تخت شاہ

مراقبہ اس کا نام ہے کہ مرید بغیر ذکر و رابطہ دل کو وساوس سے بچا کر عجز و نیاز کے ساتھ اللہ جل شانہٗ کی طرف کہ جو بیچون او بیچگون اور بے شبہ اور بے نموں ہے۔ یہانتک متوجہ کرے کہ توجہ الی اللہ کا ملکہ جس کو حضوری کہتے ہیں حاصل ہو جاوے یہ حضوری راس المال فقرا ہے۔ لطائف کے مراقبات کا ان کے اصول کے لحاظ سے طریقہ یہ ہے کہ مراقبہ کے اندر اپنے قلب کو مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھکر عرض کرے کہ الٰہی تجلی افعالی کا فیض کہ جو قلب مبارک سے قلب آدم علیہ السلام کو پہنچا ہے میرے پر پہنچا تا آنکہ تجلی فعلی میں فنائے لطیفہ قلب حاصل ہو۔ علامت فنا کی یہ ہے کہ سوائے فعل فاعل حقیقی کے اپنے تمام مخلوق کے افعال کو معدوم جانے۔ بعد ازاں اسی طرح اپنے لطیفہ روح کو بمقابلہ روح منور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھکر دعا کرے کہ الٰہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کا کہ جو روح مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روح ابراہیم و نوح علیہما السلام کو پہنچا مجھکو بھی پہنچا تا آنکہ تجلی صفاتی میں فنائے لطیفہ روح حاصل ہو علامت فنار کی یہ ہے کہ اپنے اور جمیع ممکنات کی صفات صفات الٰہی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ پھر اسی طرح لطیفہ سر کو مقابل رکھکر عرض کرے کہ فیض شیونات ذاتیہ کہ جو سر مبارک نبی علیہ السلام سے سر حضرت موسٰی علیہ السلام کو پہنچا ہے مجھے بھی پہنچا تا آنکہ اپنی ذات کو ذات حق میں مستہلک پاوے۔ پھر اسی طرح لطیفہ خفی کو محاذ میں رکھکر فیض صفات سلبیہ کا طلب کرے، اس فنار کی علامت یہ ہے کہ جمیع عالم سے تفرد و تجرد حق سبحانہٗ تعالیٰ کا مشہود ہونے لگتا ہے پھر اس کے بعد اخفا کو اسی طرح نبی علیہ السلام کے محاذ میں رکھکر شان جامع کے فیض کی درخواست کرے جب اخفیٰ فنا ہو گا تو اس کے اخلاق اخلاق الٰہی کے نمونہ ہو جاوینگے۔ کیونکہ فنائے اخفیٰ نہایت مراتب انسانی ہے کہ ولایت محمدی سے خصوصیت رکھتی ہے۔ اس میں وصل عریاں کہ تجلی ذاتی سے مراد ہے حاصل ہو جاتا ہے یہاں پر اسی قدر کافی ہے باقی مراتبات و ترقیات صحبت اور محنت اور فضل پر موقوف ہیں۔ اس جگہ یہ بتلادینا بھی ضروری ہے کہ اول لطیفہ قلب کی فنا بے قطعیت دائرہ امکان و مقامات عشرہ صورت پیدا نہیں

Marfat.com

کرتی ہے دائرہ امکان تو اوپر بیان ہو چکا اور مقامات عشرہ کا بیان جن پر سلوک کی بنا رہے اسجگہ ہوتا ہے۔ اول **توبہ** جس کا شروع گناہوں سے رجوع اور کمال اسکا دل میں معصیت کا خطرہ نہ گزرنا ہے۔ دوسرے **ورع** یعنی نفس کو صغائر او شبہات سے روکنا۔ تیسرے **زہد** یعنی اسباب دنیاوی سے رغبت نہ رکھنا۔ چوتھے **توکل** یعنی خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور روزی کے واسطے بسبب دفع اسباب پریشان اور اداس نہ رہنا۔ پانچویں **قناعت** یعنی قید طمع اور ذلت توقع دنیاوی سے آزاد رہنا۔ چھٹے **عزلت** یعنی گوشہ میں بیٹھنا یا انجمن میں خلوت کرنا۔ ساتویں **صبر** یعنی شہوات و لذات و مکروہات سے نفس کو روکنا۔ آٹھویں **شکر** یعنی نعمت کو منعم کی طرف سے دیکھنا اور ممنون احسان ہونا۔ نویں **تسلیم** یعنی اللہ تعالیٰ کے اپنے کو سپرد کرنا۔ دسویں **رضا** یعنی جو کچھ خدا کرے اسپر راضی رہنا یہ ثمرہ محبت کاملہ کا ہے۔ مولانا عبدالکبیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کمال اسلام تسلیم و رضا میں ہے۔ اگر صاحب تسلیم و رضا کے گلے میں طوق لعنت مثل ابلیس ڈالا جاوے تو وہ ایسا خوش ہو جیسا مومن اپنے ایمان سے۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گر اہل معرفتی ہر چہ بنگری خوب است | کہ ہر چہ دوست کند ہمچو دوست محبوب است

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔

مبتدیوں کیلئے بعض ہدایات متعلقہ مراقبات

ہدایت۔ اول۔ مراقبہ کے اندر اگر خطرات ہجوم کریں تو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ دماغ سے سانس نیچے کی طرف زور سے نکالے اور خیال دفع خطرات کا کرے اگر دفع نہوں تو پیر کا تصور کرے اگر اس سے بھی دفع نہوں تو معوذتین پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اگر اس سے بھی دفع نہوں تو من جانب اللہ سمجھکر مراقبہ معیت و احاطہ میں مشغول ہو جاوے۔ کہ جو مفہوم آیۃ کریمہ وھو معکم اینما کنتم و آیۃ شریفہ واللہ بکل شیء محیط کا ہے یعنی حق تعالیٰ کو اپنے وجود کے ذرہ ذرہ بلکہ کل ممکنات کے ذرہ ذرہ کے ساتھ دیکھے دوسری آیۃ شریفہ کا جو مفہوم ہے اس کا تصور کرے یعنی حق سبحانہ تعالیٰ کے نور کو محیط اور اپنے کو بلکہ کل

Marfat.com

جہاں کو محاط تصور کرے۔ اس نسبت کی ہر وقت محافظت سے ہر وقت مراقبہ خطرات کا نام ونشان بھی نہیں رہے گا۔ اور اس نسبت میں ترقی در ترقی معلوم ہوگی۔

ہدایت دویم۔ مقصود اصلی حضوری و آگہی ہے۔ ذکر کے وقت جو فی الجملہ حضور ہوتا ہے وہ حضور ذکر ہے اور مراقبہ کے وقت کا حضور حضور مع اللہ ہے۔ ورزش سے یہ حضوری دائمی ہوسکتی ہے۔ علامت حضور دائمی یہ ہے کہ سونے کے بعد اٹھتے ہی قلب کو دیکھے کہ حاضر ہے یا غافل۔ اگر حاضر پاوے تو جان لے کہ مجھکو حضوری دائمی بفضلہ حاصل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے۔

ہدایت سویم۔ بعض مبتدیوں کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ ہمکو کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے، وہ معلوم ہونا صور اشکال کے دیکھنے کو سمجھتے ہیں یا دیگر حالات وجدیہ وغیرہ کو۔ حالانکہ ان کو دولت جمعیت یعنی بے خطرگی یا کم خطرگی اول ہی روز محسوس ہوجاتی ہے اور کیوں نہ ہو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں محرومی نہیں ہے پس انکو چاہیئے کہ اغیار کے دیکھنے کی خواہش دل سے بالکل دور کریں کہ یہ اشیا تو اس عالم میں بھی دیکھنے کے لئے بہت ہیں۔ اس جمعیت کو ہی نعمت غیر مترقبہ سمجھے کہ اسی کے اندر حضوری کہ جو عبارت توجہ الی اللہ سے ہے حاصل ہو گئی ہے اور اس کی ترقی انشاءاللہ ورزش اور دوامی مراقبے سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی۔

ہدایت چہارم۔ یہ جمعیت وہ دولت ہے کہ اس کے حصول کے بعد جس بات کا ہمت کیساتھ خیال کریگا انشاءاللہ جلدی ہی اس کے اندر کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ دفع بلا و امراض وغیرہ کے لئے بھی اسی جمعیت کی ضرورت ہے۔ اس کے حاصل ہوجانے پر بہمت اسی کی طرف مصروف رہے کہ جو مقصود کل ہے یعنی اللہ جل جلالہ وعم نوالہ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علےٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

فقط۔

Marfat.com

شجرۂ خاندان عالیشان نقشبندیہ مجددیہ امامیہ

منظومہ مولوی ارشاد علی صاحب مرحوم الوری

بخشدے یارب محمد مصطفیٰ کیواسطے ۔۔۔ حضرت صدیق اکبر باخدا کیواسطے

خواجہ سلمان خواجہ قاسم خواجہ جعفر کے طفیل ۔۔۔ رحم فرما بایزید رہنما کے واسطے

ازپئے محبوب سبحاں شاہ خرقاں بوالحسن ۔۔۔ بوعلی و خواجہ یوسف مقتدا کے واسطے

پیر برحق عبدخالق خواجہ عارف کے طفیل ۔۔۔ خواجہ محمود حبیب کبریا کے واسطے

قدوۂ اہل صفا خواجہ علی رامیتنی ۔۔۔ بابا سماسی کلالِ مقتدا کے واسطے

فخر جملہ خواجگاں خواجہ بہاءالدین شاہ ۔۔۔ خواجہ یعقوب امام الاولیا کے واسطے

حامیٔ دین متیں خواجہ عبیداللہ شاہ ۔۔۔ خواجہ زاہد پیر برحق پارسا کے واسطے

خواجہ درویش خواجہ امکنگی کے صدقے میں آلہ ۔۔۔ رحم فرما باقی باللہ باخدا کے واسطے

ابر رحمت خواجہ سرہند احمد کے طفیل! ۔۔۔ خازن الرحمت سعید باصفا کے واسطے

خواجہ معصوم اور عبدالاحد محبوبِ حق ۔۔۔ شہ حنیف رازداں رازِ خدا کے واسطے

ازپئے خواجہ محمد رازداں پیر ھدے ۔۔۔ شہ محمد پیر برحق باصفا کے واسطے

ازبرائے شہ زمان و حاجی احمد متقی ۔۔۔ خواجۂ حاجی حسین دلربا کے واسطے

ازبرائے حضرت سید امام باعلی ۔۔۔ فضل کر مسعود شاہ اولیا کے واسطے

دے مجھے سوز محبت تاملے میری خودی ۔۔۔ رکن دین پیر برحق پارسا کے واسطے

جانشین رکن دیں ہیں حضرتِ محمود شاہ

پیشوائے معرفت اہلِ صفا کے واسطے

Marfat.com

۲۲۰۶

Marfat.com